

قسط ۱۰ مطالعہ القرآن

از: شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبد العزیز عسکری۔

مشکال امام ابن جریر نے ایک اشکال پیش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
اليوم اكملت لكم دينكم الايتہ یہ آیت حجتہ الوداع کے سال جمعہ کے دن عرفہ
میں نازل ہوئی اور اس آیت کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ اس کے نزول سے پہلے
تمام فرائض اور احکام مکمل کر دیئے گئے۔ حالانکہ آیت رہا۔ آیت دین اور
آیت کلالہ کا نزول اس آیت کے بعد ہوا ہے۔

حل: اس کا جواب اس طرح دیا ہے کہ دین کی تکمیل سے مقصود ان کو بلغ
الحرام مکہ پر قبضہ دینا اور مشرکین کو وہاں سے جلا وطن کرنا ہے۔ جس کی وجہ سے
مسلمانوں کے لئے یہ ممکن ہوا کہ وہ مشرکین کے ساتھ خلط ملط ہوئے بغیر تہاج
کر سکیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ پہلے مشرک اور
مسلمان سب ایک ساتھ مل کر حج کیا کرتے تھے پھر جس وقت سورۃ براقہ کا نزول
ہوا۔ اس وقت مشرکین کو بیت الحرام سے بالکل نکال دیا گیا اور مسلمانوں نے
اس طرح ہرج کے ارکان ادا کئے کہ بیت الحرام میں کوئی مشرک ان کے ساتھ
شریک نہ تھا اور یہ بات نعمت کو مکمل بنانے والی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا و اتممت علیکم نعمتی (الاقان)

سب سے پہلے نازل ہونے والی اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی
آیات و سور کی معرفت کے فوائد۔

(۱)..... ان فوائد میں سے سب سے پہلے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ صحابہ
کرام رضوان اللہ علیہم نے قرآن کی حفاظت و صانت اور اس کے ضبط و حفظ کو
کس قدر اہمیت دی اور اس کا کس قدر اہتمام و احوال کیا۔ انہوں نے قرآن مجید

کی ایک ایک آیت کو یاد کیا اور اس کے بارے میں یہ علم بھی حاصل کیا کہ کونسی آیت کب اور کہاں نازل ہوئی۔ کونسی آیت پہلے نازل ہوئی اور کونسی بعد میں۔ اس سے قرآن مجید کی حفاظت و صیانت پر انسان کے اعتماد و وثوق میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کو یقین خاص ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید ہر قسم کے تبدل و تغیر اور تحریف و ترمیم سے محفوظ ہے۔

(2)..... ایک موضوع کے بارے میں آنے والی مختلف آیات میں اگر باہمی تغایر و اختلاف ہو تو پہلے نازل ہونے والی اور بعد میں نازل ہونے والی کی معرفت سے ناخ اور منسوخ میں امتیاز اور تعین آسان ہو جاتا ہے۔

(3)..... اس سے اسلامی شریعت کی تاریخ اور تدریج کا علم حاصل ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اسلامی قوانین و احکام کی تشکیل و تکمیل میں انسانی نفسیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تدریجاً انسان کو بلندی و رفعت کی طرف لے جایا گیا ہے اور دین میں سہولت و آسانی کو اہمیت دی گئی ہے اور تشریع یا قانون سازی میں رفق و نرمی کو اپنایا گیا ہے۔ تدریج و تفسیر کو سمجھنے کے لئے ان آیات پر غور فرمائیے جو کھانے، پینے اور دفاع و جنگ کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہیں۔

اطعمہ (کھانے) کے بارے میں سب سے پہلے مکہ میں سورۃ انعام کی یہ آیت نازل ہوئی۔

قل لا اجد فیما اوحي الی محر ما علی طاعم یطعمہ الا ان ینکون میتہ او دما مسفوا حا اولحم خنزیر فانه رجس او فسقا اهل لغیر اللہ بہ فمن اضطر غیر باع ولا عادفان ربک غفور الرحیم انعام (آیت نمبر ۱۴۵)

آپ کہہ دیجئے مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں کھانے والے پر جو وہ کھائے کوئی چیز

کیونکہ وہ بالکل پلید ہے یا اس میں نافرمانی ہو یعنی غیر اللہ کے لئے نامزد ہو لیکن اگر کوئی لاچار و مجبور ہو طالب لذت نہ ہو نہ حد سے تجاوز کرے تو بیشک آپ کا رب بڑا مغفرت والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔
اس کے بعد سورۃ نحل کی آیت اتری۔

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَهُ اللَّهُ أَنْ كُنْتُمْ آيَاهُ تَعْبُدُونَ
انما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل به لغير الله به فمن اضطر
غير باغ ولا عادفان الله غفور رحيم (اہت نمبر ۱۱۳-۱۱۵ پ ۱۱۳)

سو جو چیزیں تمہیں اللہ نے جائز اور ستھری دے رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم واقعی اس کی اطاعت و بندگی کرتے ہو۔
اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز کو غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو حرام ٹھہرایا ہے لیکن جو کوئی یںقرار ہو جائے نہ یہ کہ طالب لذت ہو اور نہ یہ کہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو بیشک اللہ مغفرت والا۔
رحمت والا ہے۔

اس کے بعد سورۃ بقرہ کی یہ آیت اتری۔

انما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل به لغير الله فمن اضطر
غير باغ ولا عادفلا اثم عليه ان الله غفور رحيم (اہت نمبر ۱۷۳-۱۷۴ پ ۱۷۳)

اس نے تو تم پر بس مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جو جانور غیر اللہ کے لئے نامزد کیا گیا ہو حرام کیا ہے لیکن جو شخص مضطر و مجبور ہو جائے اور نہ بے حکمی کرنے والا ہو اور نہ حد سے نکلنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے
شک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحمت والا ہے۔

حرمت علیکم المیتہ والدہ ولحم الخنزیر وما اهل لغير اللہ بہ والمنخنقۃ
والموقوذة والمتردیۃ والنطیحتہ وما اکل السبع الا ما ذکیتہ وما ذبح علی
النصب و ان تستقسموا بالازلام ذلکم فسق الیوم یئس الذین کفرو ان
دینکم فلا تخشوہم و اخشون الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم
نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا فمن اضطر فی مخصمتہ غیر متجانف لاثم
فان اللہ غفور الرحیم (پ ۶ آیت نمبر ۳)

تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور حرام کیا گیا جو غیر اللہ
کے لئے نامزد کیا گیا ہو اور وہ جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، جو چوٹ سے مرا ہو، جو اوپر
سے گر کر مرا ہو، جو سینگ لگ کر مرا ہو۔ جس کو کسی درندے نے کھایا ہو۔ بجز
اس کے کہ جس کو تم نے ذبح کر لیا ہو اور وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ
کہ تقسیم کرو تیروں کے ذریعے یہ سب باتیں فسق و نافرمانی ہیں۔ اب یہ کافر
تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں تم ان سے نہ ڈرو، مجھی سے ڈرو،
اب میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعت تمام کر
دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔ پس جو بھوک میں
مضطرب ہو کر۔ بغیر گناہ کی طرف مائل ہوئے۔ کوئی حرام چیز کھالے تو اللہ بخشنے والا
مہربان ہے۔

شراب کے بارے میں نازل ہونے والی آیات :-

سب سے پہلے سورۃ بقرہ کی آیت اتری۔

یساء لونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس و اثمہما

اکبر من نفعہما (پ ۲ آیت نمبر ۲۱۷) © rasailojaraid.com

آپ سے پوچھتے ہیں۔ شراب پینا اور جواء کھیلنا کیسا ہے۔ تو کہہ دیجئے ان دونوں چیزوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فوائد ہیں۔ مگر ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑھ کر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس آیت کے نزول پر خیال و گمان پیدا ہوا شراب حرام ہے۔ پھر حضور اکرم سے عرض کیا گیا دعانا نفع بہا کما قال اللہ حضور ہمیں اس سے فائدہ اٹھانے دیجئے، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے۔ تو حضور نے خاموشی اختیار فرمائی۔
اس کے بعد سورۃ نساء کی یہ آیت اتری۔

يا ايها الذين امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون (پ ۵ ایت نمبر ۴۳)

اے ایمان والو۔ نشے کی حالت میں نماز کے پاس نہ جایا کرو یہاں تک کہ جو کچھ تم زبان سے کہتے ہو اس کو سمجھنے لگو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ اس آیت کے نزول سے بھی شراب کی حرمت کا تصور پیدا ہوا پھر آپ سے عرض کیا گیا۔ نماز کے قریب یہ شراب نہیں پیئیں گے۔ آپ نے خاموشی اختیار کی۔ اس کے بعد سورۃ مائدہ کی آیت نازل ہوئی۔

يا ايها الذين امنوا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون ○ انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر و يصدكم عن ذكر الله وعن الصلاة فهل انتم منتهون (ایت نمبر ۹۰-۹۱ پ ۷)

اے ایمان والو۔ شراب، جوا، قمار، لٹاؤں اور جھگڑاؤں کا عمل شیطان کا ہے تاکہ تم کو کامیابی سے روک دے۔

میں سے ہیں تم ان سے بچا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ، شیطان تو بس یہ چاہتا ہے کہ تمہیں شراب اور جوئے میں لگا کر تمہارے درمیان دشمنی اور کینہ ڈالے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو بتاؤ کیا اب تم ان سے باز آتے ہو۔

دفاع اور جہاد کے بارے میں اترنے والی آیات:-

اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لئے ہتھیار اٹھانے کی اجازت نہ تھی۔ بلکہ عفو و درگزر کی تلقین کی گئی تھی۔ سورۃ بقرہ میں ہے:-

وَد كَثِيرٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوِىَ دُونُكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارٌ حَسْبًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرٍ اَنْ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (بت نمبر ۱۰۹ پ ۱)

اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ دل میں حسد رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد پھر تم کو کافر بنا دیں۔ حالانکہ حق بات ان پر کھل چکی ہے پس معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے بلاشبہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

پھر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی اور اس سلسلہ کی پہلی آیات سورۃ حج کی ہے۔

اِذْنٌ لِلَّذِيْنَ يَقَاتُلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظَلَمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ الَّذِيْنَ اَخْرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَقُوْلُوْا رَبَّنَا اللّٰهُ وَاَلَا يَدْفَعُ اللّٰهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهْمُتْ صَوَابٌ وَبِيعْ وَصِلُوْا وَاَسْلَحُوْا يَذْكُرْ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَّلِيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَن يَنْصُرْهُ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ (آیت نمبر ۳۹ پ ۱۷)

جن سے جنگ کی جائے ان کو جنگ کرنے کی اجازت دی گئی بوجہ اس کے کہ ان پر ظلم ہوا اور بے شک اللہ ان کی مدد پر پوری طرح قادر ہے۔ جو مظلوم اپنے گھروں سے بے قصور محض اس جرم پر نکالے گئے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کرتا رہتا تو تمام خانقاہیں گر جے، کئیے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے ڈھائے جا چکے ہوتے اور بے شک اللہ ان کی مدد فرمائے گا جو اس کی مدد کو انھیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔

اس کے بعد سورۃ بقرہ کی یہ آیت اتری۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدْعٌ سَبِيلُ اللَّهِ وَ
كُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ
الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُونَ يَقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرَوْا دَكَمًا عَنْ دِينِكُمْ أَوْ اسْتَطَاعُوا وَمَنْ يَرِ
تَدًّا مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فِيمَتٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (آیت نمبر ۲۱۷ پ ۲)

وہ تم سے شہر حرام میں جنگ کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دو اس میں جنگ بڑی سنگین بات ہے۔ لیکن اللہ کے راستہ سے روکنا۔ اس کا کفر و انکار کرنا۔ مسجد حرام سے روکنا اور اس کے لوگوں کو اس سے نکالنا اور اللہ کے نزدیک اس جنگ سے بھی زیادہ سنگین ہے اور جبر و ظلم کے ذریعہ سے لوگوں کو دین سے پھیرنا قتل سے بھی بڑا گناہ ہے اور یہ لوگ تم سے برابر جنگ کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں اگر وہ پھیر سکیں اور تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے گا اور حالت کفر میں مرے گا تو یہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور یہی لوگ دوزخ میں پڑنے والے ہیں۔

اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اس کے بعد و تھا فو تھا جنگ کی ترغیب و تحریض کے لئے آیات اترتی رہیں۔ حتیٰ کہ سورۃ برآۃ جو مدینہ کے آخری دور میں اترنے والی ہے اس میں یہ آیات اتریں

و قاتلوا المشرکین کافہ کما یقاتلونکم کافہ و اعلموا ان اللہ مع المتقین (ہت نمبر ۳۶ پ ۱۰)

اور مشرکوں سے جنگ کرو من حیث الجماعت جس طرح وہ تم سے جنگ کرتے ہیں۔ من حیث الجماعت اور جان رکھو کہ اللہ خدا ترسوں کے ساتھ ہے۔

یا ایہا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ انا قلتم الی الارض ارضیتم بالحوۃ النیامن الاخرۃ فما متاع الحیوۃ النیامن الاخرۃ الاقلیل ○ الا تنفروا یعد بکم عذابا الیما“ و یستبدل قومًا غیر کم ولا تضروہ شیاء واللہ علی کل شئی قذیر“ (ایت ۳۸-۳۹ پ ۱۰)

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین پر ڈھسے پڑتے ہو کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پر قانع ہو بیٹھے ہو؟ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی تو نہایت ہی حقیر ہے۔ اگر تم نہ اٹھو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ دوسری قوم لائے گا اور تم اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکو گے اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

اور فرمایا: انفروا حسنا و قتلا و یسلوا بالموالکم و انفسکم فی

سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ○

اٹھو معمولی سامان کے ساتھ بھی اور ہماری سامان کے ساتھ بھی اور اپنے مال اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔